متفرق مسائل قربانی

مسئلہ: جانور کے ذبح کرنے میں چار رگیں کاٹی جاتی ہیں۔

(الف)"حلقوم"یعنی سانس کی نالی جس کو"نرخرہ"کہتے ہیں۔

(ب)"مری"یعنی کھانے پینے کی نالی۔

(ج، د) ودجین یعنی شہ رگ جو حلقوم و مری کے دائیں بائیں ہوتی ہیں، اگر ذبح کے وقت یہ چاروں نہ کٹ سکیں تو حلال ہونے کے لیے ان میں سے تین کا کٹ جانا بھی کافی ہے۔

قال العلامة الحصکفی رحمه اللہ تعالیٰ: (وَ) ذَكَاةُ (الِاخْتِيَارِ) (ذَبْحٌ بَيْنَ الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ) بِالْفَتْحِ: الْمَنْحَرُ مِنْ الصَّدْرِ (وَعُرُوقُهُ الْحُلْقُومُ) كُلُّهُ وَسَطُهُ أَوْ أَعْلَاهُ أَوْ أَسْفَلُهُ: وَهُوَ مَجْرَى النَّفَسِ عَلَى الصَّحِيحِ (وَالْمَرِيءُ) هُوَ مَجْرَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ (وَالْوَدَجَانِ) مَجْرَى الدَّمِ (وَحَلَّ) الْمَذْبُوحُ (بِقَطْعِ أَيِّ ثَلَاثٍ مِنْهَا) إذْ لِلْأَكْثَرِ حُكْمُ الْكُلِّ۔[1]

مسئلہ:"ذبح فوق العقدہ"کی صورت میں چونکہ یہ رگیں کٹ جاتی ہیں اس لیے جانور حلال ہے۔[2]

مسئلہ: حلال جانور کے درج ذیل اجزاء حرام ہیں:

(۱)بہتا خون (۲)ذکر (۳)مادہ کا فرج

(۴)مثانہ (۵)غدود (۶)خصیے

(۷)پتہ (۸)حرام مغز

---

[1] (الشامیۃ، ج۶، ص۲۹۴، ۲۹۵، ط:سعید)

[2] (ماخوذ از امداد الفتاوی، ج۳، ص۵۳۹، ط:مکتبہ دار العلوم)

مسئلہ: اوجھڑی کھانا جائز ہے۔

قال العلامة ابن عابدين رحمه الله تعالیٰ: [تَتِمَّةٌ] مَا يَحْرُمُ أَكْلُهُ مِنْ أَجْزَاءِ الْحَيَوَانِ الْمَأْكُولِ سَبْعَةٌ: الدَّمُ الْمَسْفُوحُ وَالذَّكَرُ وَالْأُنْثَيَانِ وَالْقُبُلُ وَالْغُدَّةُ وَالْمَثَانَةُ وَالْمَرَارَةُ بَدَائِعُ۔[3]

قال العلامة الطحطاوی رحمه الله تعالیٰ: و زيد نخاع الصلب۔[4]

مسئلہ: قربانی کے جانور کے دودھ، اون اور گوبر سے نفع اٹھانا درج ذیل صورتوں میں جائز ہے:

(۱) جانور گھر کا پالتو ہو۔ (۲) جانور خریدا ہو مگر خریدتے وقت قربانی کی نیت نہ ہو۔

(۳) قربانی کی نیت سے خریدا ہو مگر اس کی گزر باہر چرنے پر نہ ہو، بلکہ مالک اس کو اپنا چارہ کھلاتا ہو۔[5]

مسئلہ: کسی نے دوسرے کے جانور کو انجانے میں ذبح کر دیا تو اس کی دو صورتیں ہیں:

(۱) اگر مالک نے ذبح شدہ جانور لے لیا اور تاوان وصول نہ کیا تو مالک کی طرف سے قربانی ہو جائے گی۔

(۲) اگر مالک نے ذبح شدہ جانور نہ لیا بلکہ تاوان وصول کیا تو اس صورت میں مالک کی طرف سے قربانی ادا نہ ہو گی بلکہ ذبح کرنے والے کی طرف سے ادا ہو جائے گی۔

---

[3] (الشامية، ج٦، ص ٣١١، ط: سعيد)

[4] (حاشية الطحطاوی علی الدر، ج٤، ص ٣٦٠، ط: المكتبة العربيه)

[5] (احسن الفتاویٰ، ج٧، ص ٤٧٨، ط: سعيد)

قال العلامة الحصكفی رحمہ اللہ تعالیٰ: قُلْت: وَفِي أَوَائِلِ الْقَاعِدَةِ الْأُولَى مِنْ الْأَشْبَاهِ: لَوْ شَرَاهَا بِنِيَّةِ الْأُضْحِيَّةِ فَذَبَحَهَا غَيْرُهُ بِلَا إذْنِهِ، فَإِنْ أَخَذَهَا مَذْبُوحَةً وَلَمْ يُضَمِّنْهُ أَجْزَأَتْهُ، وَإِنْ ضَمَّنَهُ لَا تُجْزِئُهُ، وَهَذَا إذَا ذَبَحَهَا عَنْ نَفْسِهِ، أَمَّا إذَا ذَبَحَهَا عَنْ مَالِكِهَا فَلَا ضَمَانَ عَلَيْهِ اهـ فَرَاجِعْهُ۔[6]

(قربانی کے فضائل ومسائل، ص۵۷ تا ۵۹)

حررہ:

العبد الفقیر السید احمد علی شاہ ترمذی حنفی سیفی

حال فقیر کالونی اورنگی ٹاؤن

جامعہ امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

For More Books Click On Ghulam Safdar Muhammadi Saifi

---

[6] (الشامية، ج٦، ص ٣٣٠، ط:سعيد)